(EDITORIAL) اداریہ

محرم ربیع الاول تک

محرم اپنے جاری سفر میں ربیع الاول تک آ گیا۔ ہم اسے وطن واپسی (Home Coming) کہہ سکتے ہیں۔ بظاہر محرم جس سفر کو روانی اور بقا دیتا ہے وہ خاص سفر ربیع الاول کے پایۂ نام ہے۔ اس خاص سفر کو خاص نام 'ہجرت' دیا گیا۔ یہ ہجرت بڑا مقدس نام ہے۔ (یہاں بیسویں صدی کی ایک سیاست کے ذریعہ اچکے ہڑپے ہوئے نام کی بات نہیں۔ اس سیاست کے شکار خود ہی کہتے ہیں۔ ؎

سگان دہر ہیں ہم کیا ہماری ہجرت کیا

ظاہر ہے، 'سگ' سے تقدس کا سگا سوتیلا کوئی بھی تصور نہیں ہو سکتا)

ادھر جس محرم کی بات چل رہی ہے، اس کا اس مقدس ہجرت سے بڑا گہرا ربط ہے۔ یہ ہجرت کاروان ہدایت اور قافلۂ حق و صداقت کی پسندیدہ روایت رہی ہے۔ ایک طرف یہ ظلم و جور اور باطل طاقتوں سے چھٹکارے اور پناہ پانے کا کارگر آلہ ہے، دوسری طرف یہ بیزبانی کی زوردار زبان بھی بن جاتی ہے۔ زبان پر تو پہرے لگائے جا سکتے ہیں، مگر بیزبانی کی تجریدی/Abstract زبان پر پہرہ کون لگا سکتا ہے۔

ہجرت ظلم پرور ماحول اور باطل نواز فضا سے نجات تو دلاتی ہی ہے، ساتھ ہی 'مظلومیت' کی ابلاغی توانائی کا وسیلہ فراہم کرتی ہے اور چپکے سے اپنے پیچھے ظلم کے لئے بہت کچھ چھوڑ دیتی ہے جس کے جواب میں ظلم بری طرح الجھ جاتا ہے۔ جب تک وہ اپنی آگے کی منصوبہ بندی کے لئے سوچے، اس عرصہ میں مظلومیت کے لئے زمین ہموار ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔

اس ہجرت کے وارث کے طور پر محرم نے اسے اور بھی معنیٰ دیئے۔ یوں بھی محرم کا ربیع الاول سے پیدائشی رشتہ ہے۔ ربیع الاول باعثِ تخلیقِ زمان و مکانؑ سے خاص تعلق رکھتا ہے، جو ہجرت سے ماورا ہے۔ آپ ہی کے پیغام کو محرم نے پھر جلایا اور جلا دی۔ اس کے علاوہ بھی ربیع الاول کا ایک اور پہلو محرم سے مربوط ہوتا ہے۔ ۸/ربیع الاول ۲۶۰ھ سے پہلے تک زبانی ہدایت میں شہود و غیب دونوں عنصر رہے لیکن اس تاریخ کے بعد ہدایت کا مرکزی کردار سراسر غیبی ہو کر 'ظہور' کا منتظر ہو گیا۔ اس ظہور پر محرم اپنے انتقام خون کی آس لگائے ہے۔

محرم اور ربیع الاول کے گہرے آپسی رشتے سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ محرم ربیع الاول سے ہے اور ربیع الاول محرم سے۔ ہمارے لکھنؤ نے بہت پہلے ہی محرم کو ربیع الاول تک پہنچا دیا اور چپکے سے۔

(م.ر.عابد)